سوال: ای میل کا ترجمہ　　مؤرخہ: ۱۴۲۷/۱/۱۱ھ=۲۰۰۶/۲/۱۰ء　　(حوالہ نمبر: ۳۱۹۱/۲۹)

ہم اقرا ایجوکیشن ٹرسٹ کی طرف سے رابطہ قائم کر رہے ہیں جو جزائر فجی میں قائم ہے۔ یہ ایک غیر منافع بخش اسلامی تنظیم ہے جو ملک میں اسلام کی بہتری وترقی کے لیے کوشاں ہے۔ ان دنوں ہم ذبیحہ جیسے اہم موضوع کے متعلق بیداری پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اسی سلسلے میں درج ذیل سوال کا آپ کے دارالافتاء سے جواب مطلوب ہے۔

فجی کے مسلم مذبح خانوں میں جانور کو ذبح سے پہلے ہلکی برقی رو سے بے ہوش کر دیا جاتا ہے۔ اس سے جانور مرتا نہیں لیکن ایک منٹ کے اندر ہی بالکل بے حس وحرکت ہو جاتا ہے اور اس کا ذبح آسان ہوتا ہے۔ مذبح خانوں کے لوگوں کا کہنا ہے کہ اس برقی رو کا وولٹیج اتنا ہلکا ہوتا ہے کہ جانور کے مرنے کا خطرہ بالکل نہیں رہتا۔ کیا اس طرح سے ذبح کرنا جائز ہے؟ اس طریقہ سے ذبح شدہ جانور کے گوشت کا کیا حکم ہے؟ اگر اس برقی شاٹ سے ذبح کے وقت جانور کا دوران خون ہلکا پڑ جائے تو کیا حکم ہوگا؟

ہم نے درج بالا سوال مفتی تقی عثمانی (دارالعلوم کراچی) کو پیش کیا تھا۔ ان کا جواب بھی ذیل میں پیش خدمت ہے۔ ہم یہ سوال آپ کی خدمت میں پیش کر کے اس سلسلے میں دارالعلوم کے مفتیان کرام کی رائے بھی لینا چاہتے ہیں۔ اس سے ہمیں اپنے معاشرے کے ایک اہم تنازعہ کو حل کرنے میں مدد ملے گی۔

مفتی تقی عثمانی صاحب کا فتوی: جانور کو ذبح سے قبل بے ہوش کرنے کے جو مختلف طریقے ہیں ان میں متعدد ناپسندیدہ اور قابل اعتراض امور پائے جاتے ہیں، مثلاً:

(الف) اگر اس عمل سے جانور مکمل طور پر اپنے حواس اور ہوش کھو بیٹھتا ہو تو اس بات کا اندیشہ ہے کہ ذبح سے پہلے جانور کی موت ہو جائے، خصوصاً اس وقت جب کہ جانور کمزور یا بیمار ہو۔

(ب) اگر اس عمل سے جانور کے ہوش وحواس مکمل طور پر ختم نہیں ہوتے ہیں (جیسا کہ ہلکی برقی رو کی شکل میں ہوتا ہے کہ جانور بے حس وحرکت ہو جاتا ہے) تو بھی اس بات کا قوی امکان ہے کہ جانور کو بلا ضرورت زیادہ تکلیف واذیت پہنچتی ہے کیوں کہ بے ہوش نہ ہونے کی وجہ سے ذبح کی تکلیف بحالہ باقی رہتی ہے۔ چناں چہ بلا ضرورت اضافی طور پر اس کو یہ تکلیف اور برقی جھٹکا برداشت کرنا پڑتا ہے۔

(ج) اگر اس عمل سے جانور کمزور ہو جاتا ہے (عام اور فطری حالات کے اعتبار سے) اور ذبح کے وقت اس میں پورے طور پر جسمانی قوت نہیں ہوتی ہے تو اس بات کا اندیشہ ہے کہ ذبح کے وقت ہونے والا خون کا جریان کم ہو جائے بالمقابل اس صورت کہ جب جانور جسمانی طور پر مضبوط اور اپنے ہوش وحواس میں ہوتا۔ اور اس طرح کا عمل شرعی تقاضے (اراقۃ الدم السائل) کی خلاف ورزی ہے۔

(د) اگر جانور کی کمزوری کی وجہ سے ذبح کے بعد دم سائل کی مقدار کم ہو تو اس بات کا اندیشہ ہے کہ بدن میں رہ جانے والا خون جانور کے گوشت میں جذب ہو جائے۔ یہ چیز طبی اور شرعی دونوں نقطہ نظر سے غلط ہے۔

(ہ) اگر ذبح کا مذکورہ طریقہ اختیار کرنے والا یہ سمجھتا ہے کہ شریعت کے مقرر کردہ طریقے کے مقابلے میں یہ طریقہ کم تکلیف دہ ہے تو پھر یہ اس عقیدہ کے مترادف ہے کہ نیا ایجاد شدہ طریقہ شرعی ومنزل من اللہ طریقہ کار سے بہتر ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کے نزدیک شرعی طریقہ ذبح تکلیف دہ اور بے رحمانہ ہے، جب کہ یہ سمجھنا تقریباً کفر ہے۔ (بحوالہ امداد الفتاوی، جلد۳، صفحہ۸-۲۰۵، احکام الذبائح ۶-۵۵)

انھیں وجوہ کی بنیاد پر یہ صحیح نہیں ہے کہ جانور کو ذبح سے پہلے بے ہوش کیا جائے۔ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی نے اس عمل کو بدعت سیئہ، عقیدہ کا بگاڑ اور خلاف شرع کہا ہے۔

جہاں تک اس طریقہ پر ذبح شدہ جانور کا حکم ہے، تو اگر جانور یقینی طور پر زندہ تھا اور صحیح طور پر ذبح کیا گیا تو اس کو حلال سمجھا جائے گا۔ بہر حال، درج بالا وجوہ اور اس سلسلے میں اٹھنے والے دیگر شبہات کی بنیاد پر مسلمانوں کے لیے مناسب ہے کہ ممکنہ حد تک ایسے گوشت سے بچیں کیوں کہ متشابہ سے بچنا بھی ایمان کا ایک جز ہے۔

براہ کرم، درج بالا سوال کا جواب ای میل یا فیکس سے (جس میں آپ کے ادارے کی مہر لگی ہوئی ہو) ارسال فرمائیں۔　　والسلام

محمد خالد، سکریٹری اقرا اسلامک ٹرسٹ، فجی

فیکس کا پتہ ونمبر یہ ہے:

The secretary
Iqra Islamic Trust
Fax: +679 3307499

(فتوی: ۱۳۰/ ج=۱۲۰/ ج)　　بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب ہو الموفق: مولانا تقی عثمانی مدظلہ کا جواب مناسب ہے، اس میں حضرت تھانوی کے فتوی کا حوالہ بھی ہے، اس پر عمل درست رہے گا۔

فقط واللہ سبحانہ تعالی اعلم　　محمد ظفیر الدین

الجواب صحیح: حبیب الرحمن، کفیل الرحمن/ مفتیان دارالعلوم دیوبند　　(۱۴۲۷/۱/۲۴ھ)

دارالافتاء، دارالعلوم دیوبند